بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنڈوم بیچنے کی ویب سائٹ بنا کر دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک ویب ڈویلپر ہوں، میرا ایک کلائنٹ چاہتا ہے کہ میں اس کے لیے ایک ایسی ویب سائٹ تیار کروں جس پر وہ کنڈوم فروخت کرے گا۔ سوال یہ ہے کہ

(1) شرعی اعتبار سے کنڈوم بیچنا جائز ہے؟

(2) کیا ایسی ویب سائٹ بنا کر دینا جائز ہے جس پر صرف یہی پروڈکٹ فروخت ہوگی؟

(3) اور اگر کوئی معاذ اللہ! گناہ کے لیے آن لائن خریدے گا، تو کیا اس کا گناہ بیچنے والے اور میرے اوپر بھی آئے گا؟

جواب

شریعتِ اسلامیہ کا ایک بنیادی اُصول ہے کہ ہر وہ چیز جو ناجائز کام کے لیے متعین ہو یا جس کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، تو اسے فروخت کرنا یا اس پر اجارہ کرنا، ناجائز و گناہ ہے کہ یہ گناہ پر براہِ راست معاونت (Direct Support) کرنا ہے اور قرآن پاک میں گناہ پر معاونت کرنے سے واضح طور پر منع فرمایا گیا ہے، البتہ ایسی چیز جو گناہ کے لیے متعین نہ ہو اور معصیت (گناہ) اور غیرِ معصیت (جائز کام) دونوں میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور خریدنے یا بنوانے والے کی نیت بھی معلوم نہ ہو، تو اس کو بیچنا یا بنا کر دینا بلا شبہ جائز ہے اور یہ گناہ پر مدد کرنے کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

اس اُصول کی روشنی میں آپ کے تینوں سوالات کا بالترتیب جواب یہ ہے کہ (1) کنڈوم (Condom) ایسی پروڈیکٹ (Product) ہے جس کا استعمال گناہ کے لیے متعین نہیں، بلکہ اس کا جائز استعمال بھی ہے، لہٰذا فی نفسہ کنڈوم بیچنا جائز ہے، اگرچہ لینے والے کی نیت معلوم نہ ہو، ہاں! اگر کسی کے بارے میں واقعتاً معلوم ہو کہ وہ گناہ کے لیے ہی خرید رہا ہے، تو ایسی صورت میں گناہ پر براہ راست معاونت کی وجہ سے بیچنا جائز نہیں۔

(2) جہاں تک اس کے لیے ویب سائٹ بنا کر دینے کا معاملہ ہے، تو اگر ویب سائٹ (Website) اس طرح بنائی جائے کہ اس میں کوئی بھی غیر شرعی بات، فحش مناظر، عورتوں کی تصاویر وغیرہ نہ ہوں، تو ویب سائٹ بنا کر دینا بھی جائز ہے کہ کسٹمر کو فقط جائز تجارتی کاموں (Commercial Operations) کے لئے ویب سائٹ بنا کر دینا جائز ہے، شرعاً اس میں حرج نہیں، جبکہ ممانعت کی کوئی اور شرعی وجہ نہ ہو۔

(3) اور اگر معاذ اللہ! کوئی شخص گناہ کے لیے خریدے اور بیچنے والے کو لینے والے کی نیت کا علم نہ، تو ایسی صورت میں بائع (Seller) یا آپ ویب ڈویلپر (Web Developer) پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص چھری، چاقو

(Knife)، وغیرہ فروخت کرے، جس کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ وہ اس کو سبزی، پھل، وغیرہ کاٹنے میں استعمال کرے گا یا کسی کو ایذا پہنچانے کے لئے، تو ایسے شخص کو بیچنا جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگر بیچنے والے کو معلوم ہو کہ فلاں شخص معاذاللہ! گناہ کے لیے ہی اس پروڈکٹ کو خرید رہا ہے، تو ایسی صورت میں اگر وہ اس کو بیچے گا، تو اس بیچنے والے پر ضرور گناہ ہوگا۔

جزئیات فقہ:

اُصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو گناہ کے لیے متعین ہو یا جس کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، تو اسے فروخت کرنا یا اس پر اجارہ کرنا، ناجائز و گناہ ہے کہ یہ گناہ پر براہ راست معاونت کرنا ہے، **چنانچہ اسی اُصول کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) **"جد الممتار" میں لکھتے ہیں:** "أن معنی ما تقوم المعصیة بعینه أن یکون فی أصل وضعه موضوعاً للمعصیة أو تکون هی المقصودة العظمیٰ منه فانه اذا کان کک یغلب علی الظن أن المشتری انما یشتریه لاتیان المعصیة لأن الأشیاء انما تقصد للاستمتاع بها فما کان مقصوده الأعظم تحصیل معصیة معاذاللہ تعالیٰ کان شراؤه دلیلا واضحاً علیٰ ذالک القصد فیکون بیعه اعانة علی المعصیة... وکذالک ما لم یکن موضوعاً لذالک بعینه ولا ما هو المقصود الأعظم منه لکن قامت قرینة ناصة علیٰ أن مقصود هذا المشتری انما یستعمله معصیة" ترجمہ: **وہ معنیٰ جس کے عین کے ساتھ معصیت قائم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ شے اپنی اصل وضع میں معصیت کے لیے وضع کی گئی ہو یا اس کا بڑا مقصود معصیت ہو، تو جب اس طرح ہوگا تو اس بات کا ظن غالب ہو جائے گا کہ خریدار اس چیز کو معصیت کا ارتکاب کرنے کے لیے ہی خرید رہا ہے، کیونکہ چیزوں کی خرید و فروخت کا قصد اُن سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہی کیا جاتا ہے، تو جس کا بڑا مقصود معاذاللہ معصیت کو حاصل کرنا ہو، تو اس کا خریدنا اس قصد پر واضح دلیل ہے، تو ایسے شخص کے ہاتھ اس شے کو بیچنا معصیت پر مدد کرنا ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ کوئی چیز بعینہٖ معصیت کے لیے تو وضع نہ کی گئی ہو اور نہ ہی اس کا مقصود اعظم معصیت ہو لیکن کوئی ایسا قرینہ قائم ہو جو اس بات کو واضح کرنے والا ہو کہ اس خریدار کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ اسے معصیت کے طور پر استعمال کرے۔** (جد الممتار علیٰ رد المحتار، ملخصاً، جلد 07، صفحہ 76، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور گناہ کے کام پر مدد کرنا گناہِ کبیرہ ہے جس سے خداوندِ قُدّوس نے منع فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: **اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔** (القرآن الکریم، پارہ 06، سورۃ المائدہ، الآیۃ: 02)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی جصاص رازی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 370ھ/980ء) **لکھتے ہیں:** "نهی عن معاونة غیرنا علیٰ معاصی اللہ تعالیٰ" ترجمہ: **اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کسی کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔** (احکام القرآن للجصاص، جلد 3، صفحہ 296، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ ابو المَعَالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 616ھ/1219ء) نے لکھا: "الاعانة علی المعاصی والفجور والحث علیها من جملة الکبائر" ترجمہ: گناہوں اور فسق و فجور کے کاموں پر مدد کرنا اور اس پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد8، صفحہ 312، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جو چیز گناہ کے کام کے لیے متعین نہ ہو، اسے بیچنا یا اس پر اجارہ کرنا گناہ پر مدد کرنے کے زمرے میں نہیں آتا، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ "جد الممتار" میں لکھتے ہیں: "ان الشئی اذا صلح فی حد ذاته لان یستعمل فی معصیة وفی غیرها ولم یتعین للمعصیة فلم یکن اعانة علیها لاحتمال ان یستعمل فی غیر المعصیة وانما یتعین بقصد القاصدین والشک لا یؤثر" ترجمہ: بیشک جب کوئی چیز فی نفسہ معصیت اور غیرِ معصیت میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور گناہ کے لیے متعین نہ ہو، تو (اسے بیچنا یا اجارہ پر دینا) معصیت پر مدد نہیں ہے، کیونکہ احتمال ہے کہ وہ غیرِ معصیت میں استعمال ہو اور متعین تو ارادہ کرنے والوں کے ارادے سے ہی ہوگی اور محض شک مؤثر نہیں ہو سکتا۔ (جد الممتار، جلد7، صفحہ 76,75، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

لہٰذا جب وہ گناہ کے لیے متعین نہیں، تو اس کے لیے جائز چیزوں پر مشتمل ڈیجٹل پلیٹ فارم بنا کر دینا بھی گناہ نہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو مکان کرایہ پر دے، اگر کرایہ دار اس میں شراب بیچے، تو اس کا گناہ مالکِ مکان پر نہیں ہوگا، جبکہ معصیت پر معاونت کی نیت نہ ہو، جیسا کہ علامہ بُرہانُ الدین مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 593ھ/1196ء) نے "ہدایہ" میں لکھا اور بحر الرائق، مجمع الانہر، رد المحتار و غیرہا کتب فقہ میں ہے، واللفظ للاول: "ومن أجر بیتا لیتخذ فیه بیت نار أو کنیسة أو بیعة أو یباع فیه الخمر بالسواد فلا بأس به... لأن الاجارة ترد علی منفعة البیت، ولهذا تجب الأجرة بمجرد التسلیم، ولا معصیة فیه، وإنما المعصیة بفعل المستأجر، وهو مختار فیه فقطع نسبته عنه۔ ملخصاً" یعنی: جس نے گاؤں میں مکان کرایہ پر دیا تاکہ اس میں آتش کدہ یا گرجا یا کلیسا بنایا جائے یا وہاں شراب فروخت کی جائے تو وہ کرایہ پر دینا جائز ہے، کیونکہ اجارہ کا انعقاد مکان کی منفعت پر ہوا ہے، اسی وجہ سے اُجرت محض سونپنے سے ہی لازم ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو کرایہ دار کے فعل سے متعلق ہے اور وہ اس میں صاحبِ اختیار ہے، تو اس سے گناہ کی نسبت منقطع ہو گئی۔ (الہدایۃ فی شرح البدایۃ، جلد04، صفحہ 378، دار احیاء التراث، بیروت)

جب مذکورہ کام پر اجارہ جائز ہے، تو اس کی اجرت بھی حلال ہے، چنانچہ جائز کام کی اجرت کے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: "بہر حال نفسِ اجرت کہ کسی فعلِ حرام کے مقابل نہ ہو، حرام نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور اگر کوئی گناہ کے لیے خریدے گا، تو وہ خود ہی اس کا ذمہ دار ہوگا، وبال بھی اسی پر آئے گا، بیچنے والے یا ویب سائٹ بنا کر دینے والے پر نہیں آئے گا، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ کنز العرفان: کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (پارہ 08، سورۃ الانعام، الایۃ: 164)

اس کے تحت تفسیر ابن عطیہ میں ہے: ”أي لا تحمل حاملة حمل أخرى، وإنما يؤخذ كل واحد بذنوب نفسه“ **یعنی:** کوئی بھی جان کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، بلکہ ہر شخص کو خود اس کے گناہوں کے بدلے میں پکڑا جائے گا۔ (تفسیر ابن عطیۃ، جلد05، صفحہ205، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مفتی محمد وقارالدین رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1413ھ/1992ء) لکھتے ہیں: ”(ویڈیو) کیسٹ صرف معصیت ہی میں نہیں، بلکہ نیک کاموں میں بھی استعمال ہوتا ہے، لہذا کیسٹ منگانے **اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں، استعمال کرنے والا جس جگہ استعمال کرے گا، وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔** (وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ220، بزم وقارالدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9742

تاریخ اجراء: 30 رجب المرجب 1447ھ/20 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net